



سوال

(1081) نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا۔ (۲) نماز جنازہ میں دوسری نمازوں کی طرح سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت ملانا۔ (۳) اور جنازے کی دعائیں بلند آواز سے پڑھنا۔ کیا یہ تینوں باتیں قرآن و حدیث سے ثابت ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جنازہ پڑھنا درست ہے؟ اور یہ جنازہ ادا ہو گیا یا اس کا اعادہ ضروری ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(۱) نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنی مسنون ہے۔ حدیث میں ہے:

«وَإِذَا صَلَّى عَلَيْهِ كَثُرَ، ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ» یعنی جب آپ میت پر نماز پڑھتے تو تکبیر کہتے پھر فاتحہ پڑھتے۔ (اخرج الطیالسی: ۱/۱۶۳، ابن ابی شیبہ: ۳/۲۱۲، البوداؤد: ۳۱۹۳)، (سنن الترمذی، باب ما جاء فی القراءة علی الجنائز، رقم: ۱۳۹۵)

اس کی سند صحیح ہے۔ پھر صحیح حدیث کا عموم بھی ہے

«لَا صَلَوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ» (صحیح البخاری، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم... الخ، رقم: ۵۷۶)

یعنی ”جس نے نماز میں فاتحہ نہ پڑھی، اس کی کوئی نماز نہیں۔“

یہ بھی اس کی مشروعیت پر دال ہے۔ کیونکہ شریعت نے جنازہ کا نام بھی نماز ہی رکھا ہے اور کسی بھی نماز کا وجود بلا فاتحہ نہیں۔ اسی طرح طلحہ بن عبد اللہ بن عوف کا بیان ہے، کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک جنازہ پڑھا، تو انھوں نے ”سورۃ فاتحہ“ پڑھی اور فرمایا: کہ تم کو معلوم ہونا چاہیے یہ سنت طریقہ ہے۔ (صحیح البخاری، الجنائز، باب قراءة فاتحہ الكتاب علی الجنائز، رقم: ۱۳۳۵)

(۲) سورۃ فاتحہ کے بعد جنازہ میں سورت ملانے کا جواز ہے۔ چنانچہ زید بن طلحہ سے مروی ہے، کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا:

«قَرَأَ عَلَيَّ جَنَازَةً فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً وَبَعَثَ بِالْقُرْآنَةِ» (المستطی لابن الجارود، کتاب الجنائز، رقم: ۵۳۶)، (مصنف ابن ابی شیبہ، من كان يقرأ على الجنائز بفاتحة الكتاب، رقم: ۱۱۳۰۰)



یعنی ”انھوں نے جنازہ میں فاتحہ اور ایک سورت پڑھی اور قرأت جہری کی۔“

اسی طرح طلحہ بن عبدا کے طریق سے ہے، کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی :

’فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ، فَجَرَّحْتِي سَمِعْنَا‘ (المنتقى لابن الجارود، كتاب الجنائز، رقم: ۵۳۷)

یعنی ”ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ پس اسے جہری پڑھا، حتیٰ کہ ہم نے سنا۔“

اور صاحب ”عمون المعبود“ فرماتے ہیں :

’وَبَدَأَ الْآحَادِيثُ فِيهَا دَلَالَةً وَاحِدَةً عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي صَلَاةِ الْجَنَائِزَةِ وَفِيهَا دَلَالَةٌ أَيْضًا عَلَى جَوَازِ قِرَائَتِهِ سُوْرَةَ مَعَ الْفَاتِحَةِ فِي صَلَاةِ الْجَنَائِزَةِ‘ (۱۹۱/۳)

یعنی ان احادیث میں واضح طور پر دلالت ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنی مشروع ہے اور ان میں یہ بھی ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی بھی جائز ہے۔

نیز امام ابن حزم ”المحلی“ میں فرماتے ہیں :

’صَلَّى الْمَسُوْرُ بْنُ مَحْرَمَةَ، فَقَرَأَ فِي التَّكْوِيْمِ الْاَوَّلَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَسُورَةَ قَصِيْرَةً، وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ‘

یعنی مسور بن محزم نے نماز جنازہ پڑھائی۔ پہلی تکبیر کے بعد میں فاتحہ اور پچھٹی سی سورت پڑھی، اور ان دونوں کو بلند آواز سے پڑھا۔

(۳) پہلے گزر چکا ہے کہ فاتحہ اور سورت کو باآواز بلند پڑھا گیا اور جہاں تک دیگر دعاؤں کا تعلق ہے۔ سو اس بارے میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھا یا :

’فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ... الخ (صحیح مسلم، باب الدُّعَاءِ اللَّيْتِيْتِ فِي الصَّلَاةِ، رقم: ۹۶۳)

”پس میں نے آپ ﷺ کی دعا سے یاد کیا، کہ آپ فرما رہے تھے : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ... الخ“

ظاہر ہے کوئی شے دوسرے سے تب ہی یاد ہو سکتی ہے جب اسے بلند آواز سے پڑھا جائے اور لفظ ”يَقُوْلُ“ بھی اس بات کا متقاضی ہے، کیونکہ اس کا اطلاق عام بلا قرینہ صارفہ بالبحر پر ہوتا ہے (اس کے عام حکم سے پھیرنے والی کوئی دلیل موجود نہ ہو، تو پھر بلند آواز سے پڑھنا مراد ہوتا ہے)، نیز دیگر بعض روایات میں لفظ ”فَحَفِظْتُ“ اس کے منافی نہیں ہے، کیونکہ فہم کی بناء حفظ پر ہے۔

”المنتقى“ میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں لفظ ’سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ‘ ہے جب کہ وائلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی روایت میں ’فَمَسَمِعْتُهُ‘ کے الفاظ ہیں۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس پر رقمطراز ہیں :

’مَسَمِعْتُ ذٰلِكَ يَدُلُّ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بِالْاَعْيَانِ نَيْلِ الْاَوْطَارِ: ۶۹/۳

”یہ تمام الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں، کہ نبی ﷺ نے دعا کو بلند آواز سے پڑھا ہے۔“

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے باہن الفاظ تبویب قائم کی ہے :



‘بَابُ قِرَائَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ: يَتْرَأُ عَلَى الطَّغْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ’

”جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان۔ حضرت حسن نے کہا کہ آپ ﷺ کی نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھتے تھے۔“

یاد رہے اس بحث کا تعلق صرف جوازہر سے ہے لاغیر (نہ کہ کوئی اور) مذکورہ تینوں مسئلوں میں بالاختصار شریعت کی روشنی میں وضاحت ہو چکی، جو راہنمائی کے لیے کافی ہے۔ تاہم امام ایسا شخص مقرر کرنا چاہیے جس میں اتباع سنت کا جذبہ موجزن ہو۔ والی التوفیق۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 857

محدث فتویٰ